# ریاکاری سے بچنے کے لئے گھر میں نماز پڑھنا

**مجیب:** مولانا محمد شفیق عطاری مدنی

**فتوی نمبر:** WAT-3020

**تاریخ اجراء:** 24صفر المظفر1446ھ /30اگست2024ء

## دارالافتاء اہلسنت
(دعوت اسلامی)

## سوال

کیا ریاکاری سے بچنے کے لئے گھر میں نماز پڑھ سکتے ہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

جی نہیں! مسجد کی حاضری لازم ہو، تو محض ریاکاری سے بچنے کے لئے گھر میں نماز نہیں پڑھ سکتے کہ مرد پر جماعت واجب ہونے کی صورت میں پانچوں وقت کی نماز مسجد میں آکر جماعت کے ساتھ پڑھنا شرعاً واجب ہے اور بلا عذر شرعی اسے ترک کرنا، ناجائز و گناہ ہے۔

نیز کوئی بھی نیک عمل ریاکاری کے خوف سے چھوڑا نہیں جائے گا۔ بلکہ بندہ نیک عمل کرتا رہے اور ریاکاری سے بچنے کے لئے اللہ تعالی کی بارگاہ میں دعا کرتا رہے۔

مصنف عبد الرزاق میں ہے:”لا صلاة لجار المسجد الا فی المسجد، قال الثوری فی حدیثه قیل لعلی ومن جار المسجد؟ قال من سمع النداء“ ترجمہ: مسجد کے پڑوسی کی نماز نہیں، مگر مسجد میں۔ امام ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عرض کی گئی کہ مسجد کا پڑوسی کون ہے؟ ارشاد فرمایا کہ جو اذان کی آواز سنے۔ (مصنف عبدالرزاق، رقم الحدیث 1915، ج1، ص497، المجلس العلمي، الھند)

امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں:” پانچوں وقت کی نماز مسجد میں جماعت کے ساتھ واجب ہے، ایک وقت کا بھی بلاعذر ترک گناہ ہے۔" (فتاوی رضویہ، ج7، ص194، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

درمختار میں ہے ”ولا يترك لخوف دخول الرياء لأنه أمر موهوم“ ترجمہ: محض ریاکاری داخل ہونے کے خوف سے نیک عمل کو ترک نہیں کیا جائے گا، کیونکہ یہ ایک امر موہوم ہے۔

اس کے تحت ردالمحتار میں ہے:"اي لو أراد أن يصلي أو يقرأ فخاف أن يدخل عليه الرياء فلا ينبغي أن يترك لأنه أمر موهوم۔۔۔وقد سئل العارف المحقق شهاب الدين بن السهروردي عما نصه: يا سيدي إن تركت العمل أخلدت إلى البطالة وإن عملت داخلني العجب فأيهما أولى؟ فكتب جوابه: اعمل واستغفر الله من العجب" ترجمہ: یعنی اگر کوئی شخص نماز پڑھنے یا تلاوت کرنے کا ارادہ کرے اور اسے اس بات کا خوف ہو کہ اس کے دل میں ریاء داخل ہو گی تو یہ بات مناسب نہیں ہے کہ وہ اس نیک عمل کو ترک کر دے، کیونکہ یہ ایک امر موہوم ہے۔ عارف محقق شہاب الدین بن سہر وردی علیہ الرحمہ سے سوال ہوا جس کی عبارت یہ ہے کہ یاسیدی! اگر میں عمل کو چھوڑ دوں تو سستی طاری ہو جاتی ہے اور اگر عمل کرتا ہوں تو میرے دل میں عجب داخل ہوتا ہے، تو ان دونوں میں سے میرے لیے کیا چیز بہتر ہے؟ اس کے جواب میں آپ علیہ الرحمہ نے لکھا کہ "تو عمل کرتا رہ اور اللہ عزوجل کی بارگاہ میں اس ریاکاری سے (بچنے کے لئے) استغفار کیا کر۔ (ردالمحتار علی الدر المختار، کتاب الصلاۃ، ج1، ص438، دارالفکر، بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net